سوال

(139) دو نمازوں کا جمع کرنا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمع کرنا دو نمازوں کا کیسا ہے مثلاً زید اپنے مکان سے بازار کو چلا جو کہ اس کے مکان سے ایک میل یا دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے، تو اتنے فاصلہ کے درمیان نماز کو جمع کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک میل یا دو میل کی مسافت باتفاق ائمہ سفر نہیں ہے اور اتنے فاصلہ پر بالاتفاق قصر جائز نہیں ہے، پس صورت مسئولہ میں اتنے فاصلہ کے درمیان نماز کو جمع کرنا جائز نہیں اور سفر کے علاوہ حضر میں بلاعذر نمازوں کو جمع کرنا درست نہیں ہے۔ سبل السلام صفحہ 158 میں ہے :

''حضرت میں نماز جمع کرنا شارح نے قائلین جواز کے دلائل ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اکثر امام اس کے قائل نہیں ہیں، ان احادیث کی بناء پر جو اوقات معینہ پر نماز ادا کرنے کے متعلق ہیں اور یہ بھی تواتراً ثابت ہے کہ آنحضرت نے مزدلفہ کے علاوہ ساری زندگی نماز وقت سے بے وقت نہیں پڑھی۔''

اور حدیث ابن عباسؓ جس میں یہ بیان ہے کہ مدینہ میں حضرت ﷺ نے بغیر مطر وخوف کے نمازوں کو جمع کیا، سو یہ حدیث جواز جمع فی الحضر کے لیے حجت نہیں ہو سکتی، اس واسطے کہ اس میں تعیین جمع تقدیم یا جمع تاخیر کی نہیں ہے اور اپنی طرف سے بلا دلیل ایک کو معین کر لینا تحکم ہے۔

''ابن عباس کی حدیث کہ انہوں نے مدینہ میں بغیر کسی عذر کے نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اس بناء پر کہ امت پر تنگی نہ ہو، اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے، کیونکہ جمع تقدیم یا تاخیر کی اس میں تعیین نہیں ہے، اور از خود ایک جانب کی تعیین کرنا زبردستی ہے تو حکم اپنے اصل پر رہے گا کہ معذور کو جمع کرنے کی اجازت ہے، کیونکہ اس کا مخصص موجود ہے اور صحابہ وتابعین کے آثار حجت نہیں ہیں، کیونکہ اس میں اجتہاد کو دخل ہے، بعض نے ابن عباسؓ کی حدیث کو جمع صوری پر محمول کیا ہے، اسے قرطبی، ماجشون، طحاوی اور ابن سید الناس سے پسند کیا ہے کیونکہ بخاری و مسلم میں ابوالشعثاء سے راوی حدیث نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کیا ہوگا تو ابوالشعثاء نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے، ابن سید الناس نے کہا کہ راوی حدیث کے مطلب کو اچھا سمجھتا ہے اگرچہ ابوالشعثاء نے اپنے خیال کو حتما بیان نہیں کیا لیکن اس دعویٰ میں نظر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہت سے علم والے اپنا علم ایسے آدمی کے پاس لے جاتے ہیں جو اس سے زیادہ سمجھدار ہوتا ہے ہاں یہ تاویل نسائی کی حدیث سے متعین ہو جاتی ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات سات اور آٹھ آٹھ نمازیں اکٹھی کر کے پڑھی ہیں آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم اور نووی سے تعجب ہے کہ انہوں نے اس تاویل کو ضعیف قرار دیا ہے اور حدیث مروی ہے کہ متن سے غفلت اختیار کی ہے کیونکہ جب واقعہ ایک ہی ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کیا جاتا

ہے اور نووی کا یہ کہنا کہ حدیث کے الفاظ کہ ’’آپ کی امت پر تنگی نہ ہو‘‘ یہ جمع صوری کی تاویل کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جمع صوری میں بھی ایک طرح کی آسانی ہے کیونکہ نماز کی تیاری، وضو وغیرہ ایک ہی دفعہ کرنا پڑتا ہے، تو بلاشبہ اس میں بھی ایک طرح کی تخفیف ہے۔ واللہ اعلم۔

فتاوی نذیریہ

جلد01